بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری دعائیں بے اثر کیوں؟

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،امابعد:

برادران اسلام !

موجودہ دور میں ہم اورآپ اپنی آنکھوں سے ایک طرف یہ دیکھ رہے ہیں کہ جگہ جگہ پر مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں، کبھی شام میں تو کبھی فلسطین میں ، کبھی مصر میں تو کبھی لیبیا میں ، کبھی برما میں تو کبھی بنگلہ دیش میں ، کبھی عراق میں تو کبھی ہندوستان وافغانستان وغیرہ میں غرضیکہ پچھلے کچھ سالوں سے ہر جگہ پر صرف مسلمان ہی نشانے پر ہےاوردوسری طرف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ امت مسلمہ کی نجات اوردشمنان اسلام کے ذلیل ورسوا ہونے کے لئے پوری امت مسلمہ جگہ جگہ پر قنوت نازلہ کا بھی اہتمام کررہی ہے یہاں تک کہ پاک ومقدس سرزمین حرمین وشریفین سے بھی مسلسل دعائیں کی جارہی ہے مگر ہائے افسوس ہم مسلمانون کی بدنصیبی وبدبختی دیکھئے کہ نہ توہمارے حالات بدل رہے ہیں اورنہ ہی ہماری دعائیں قبول کی جارہی ہےاورنہ ہی ہمارے اوپر سے مصیبتوں کے بادل چھٹ رہے ہیں، کبھی آپ نے سوچاکہ آخرکیاوجہ ہے کہ ہمارے لئے اتنی زیادہ دعائیں کی جارہی ہیں اور ہم سب خوداپنے رب سے گریہ وزاری کررہے ہیں مگرنہ توہماری دعائیں قبول ہورہی ہیں اورنہ ہی ہماری حالتیں بدل رہی ہیں اورنہ ہی ہم مسلمانوں کی مصیبتیں دورہورہی ہیں ، ہم مجبورولاچاروبے بس ہیں مگر پھر بھی ہماری فریادرسی نہیں ہورہی ہے جب کہ رب العزت کا یہ وعدہ ہے کہ میں ہر مصیبت زدہ کی پکار کو سنتاہوں اوراس کی مصیبتوں کو دور کردیتاہوں،فرمان باری تعالی ہے کہ ” أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ “ بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے،کون قبول کرکے سختی کو دورکردیتاہے؟اور تمہیں زمین کا خلیفہ

بناتا ہے، کیا اللہ تعالی کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔ (النمل: 62) صرف یہی نہیں کہ بلکہ رب العزت نے تو اپنے کلام پاک میں جگہ جگہ پر اس بات کی ضمانت اور گارنٹی دی ہے کہ میں ہر ایک کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہوں جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ " اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ (المؤمن: 60) اسی طرح سے رب العزت نے اپنے کلام پاک میں ایک اور جگہ پر قبولیت کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا" وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ "جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں۔ (البقرۃ: 186) دیکھا اور سنا آپ نے کہ رب کا یہ وعدہ ہے کہ وہ سب کی دعاؤں کو سنتا ہے، وہ بے کسوں و مظلوموں کی فریاد رسی کرتا ہے مگر ایک ہم بدنصیب ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں کی جارہی ہیں، قرآن یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ بے کسوں و مظلوموں کی فریاد رسی ضرور کرتا ہے مگر آج ہماری یہ حالت ہے کہ ہم دعائیں کر کرکے تھک جارہے ہیں مگر ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا نہیں جارہا ہے، آخر کیوں؟؟ اسی طرح سے محبوب خدا ﷺ نے یہ بھی یہ اعلان کیا کہ اے میری امت کے لوگوں سن لو! اللہ دعاؤں کے ذریعے بھی اس امت کی مدد کرتا ہے، جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے" إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ "بے شک اللہ اس امت کی مدد کرتا ہے ان کے کمزور لوگوں وجہ سے، ان کی دعاؤں کی وجہ سے اور ان کی نمازوں کی وجہ سے اور ان کے اخلاص کی وجہ سے۔ (نسائی: 3178 وقال الألبانیؒ: اسنادہ صحیح) مگر افسوس کہ ہماری دعاؤں میں وہ اثر و تاثیر نہیں کہ ہم مسلمانوں کی مدد کی جائے، آخر کیوں؟؟ اسی طرح سے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ" إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا "بے شک کہ تمہارا رب حیادار اور سخی ہے، بندہ جب اس کی طرف اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے حیا آتی ہے کہ انہیں خالی ہاتھ لوٹادے۔ (ابن ماجہ: 3865، ابوداؤد: 1488، وقال الألبانیؒ: اسنادہ صحیح) ذرا اس فرمان مصطفیٰ ﷺ پر غور کیجئے کہ اللہ ہاتھ اٹھانے والوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا ہے مگر افسوس کہ ہمارے ہاتھ کثرت سے دعا کرنے کے بعد بھی خالی کی خالی ہیں، آخر کیوں؟؟ میرے دوستو! صادق مصدوق ﷺ کا یہ بھی وعدہ ہے کہ" وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ " دعاؤں سے تقدیر بھی بدل جاتی ہے۔ (ابن ماجہ: 4022 وقال الألبانیؒ اسنادہ حسن) دیکھا اور سنا آپ نے کہ دعاؤں سے تقدیر بھی بدل جاتے ہیں یعنی دعاؤں سے حالات بھی بدل جاتے ہیں مگر پھر بھی دور حاضر کے ہم مسلمانوں کی حالت بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے، آخر کیوں؟ کبھی آپ نے غور و فکر سے کام لیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں؟

میرے دوستو! آج میں آپ سب کو یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ رب کا فرمان اور رب کا وعدہ تو بالکل ہی سچا ہے اس میں کسی بھی قسم کی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے، اگر خرابی ہے تو ہماری دعاؤں میں خرابی ہے، اگر خرابی ہے تو ہمارے اعمال وکردار میں خرابی ہے، یہ ہماری برائیاں اور ہماری کوتاہیاں ہی ہیں کہ ہماری دعاؤں کو قبول نہیں ہونے دے رہی ہے، امام ابن قیمؒ نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ " دعائیں ور تعوذات کی حیثیت اسلحہ کی طرح ہے اور اسلحے کی کارکردگی اسلحہ چلانے والے پر منحصر ہوتی ہے، صرف اسلحے کی تیزی کارگر ثابت نہیں ہوتی ہے، چنانچہ اسلحہ مکمل اور ہر قسم کے عیب سے پاک ہو اور اسلحہ چلانے والے کے بازو میں قوت ہو اور درمیان میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو دشمن پر ضرب کاری لگتی ہے اور اگر ان تینوں اشیاء میں سے کوئی ایک ناپید ہو تو نشانہ متأثر ہوتا ہے"۔ (الداء والدواء: ص35) بے شک دعا مومن کے لئے ایک ہتھیار ہے مگر ہمارا جو ہتھیار ہے ایک تو وہ کند ہوچکا ہے اور دوسری بات یہ کہ ہمارے بازؤں میں بھی وہ طاقت وقوت نہیں کہ ہم ہتھیار چلاسکے، اسی لئے میرے دوستو! اگر ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ ہم سب کی دعائیں قبول کی جائیں تو سب سے پہلے ہم سب اپنے آپ کو بدلیں، پکے وسچے مومن بندے بن جائیں اللہ ہماری حالتوں کو بدل دے گا، اب آیئے میں آپ لوگوں کے سامنے میں ان اسباب کو بیان کردیتا ہوں جو ہم مسلمانوں کی دعاؤں میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے:

(1) دعوت دین سے انحراف:

برادران اسلام!!

آج جو ہماری دعائیں بے اثر ہیں اور ہماری دعاؤں کو جو شرف قبولیت سے نوازا نہیں جارہا ہے تو اس کی سب سے بڑی اور پہلی وجہ یہ ہے کہ ایک فریضہ جو اللہ نے ہم مسلمانوں کے کندھوں پر رکھا تھا اس کو ہم سب نے اتار پھینکا ہے اور جب ہم مسلمانوں نے اس فریضے سے جی چرانا شروع کردیا تو تبھی سے رب العزت نے ہم پر اغیار کو مسلط کرکے ہمیں بے یارومددگار چھوڑ دیا ہے، اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ ایسا کونسا فریضہ ہے جس کی وجہ سے ہماری یہ نوبت ہوگئی ہے کہ نہ تو ہماری دعائیں قبول ہورہی ہیں اور نہ ہی ہماری مدد کی جارہی ہے تو وہ فریضہ دعوت دین کا فریضہ ہے، وہ فریضہ امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا فریضہ ہے، وہ فریضہ انبیائی مشن دعوت توحید کو عام کرنے کا فریضہ ہے، افسوس صد افسوس کہ آج ہم مسلمانوں نے اجتماعی طور پر اللہ کے پیغام کو عام کرنا چھوڑ دیا ہے، ہم نے اللہ کے دین کو پھیلانا چھوڑ دیا اللہ نے ہماری دعاؤں کو قبول کرنا چھوڑ دیا، ہم نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے سے منہ پھیرا تو اللہ نے ہماری دعاؤں کو ہمارے منہ پر ماردیا، اور یادرکھیئے جب تک امت مسلمہ اجتماعی طور پر دین کو عام کرنے کا فریضہ ادا نہیں کرے گی اور جب تک یہ امت مسلمہ انبیائی مشن کو لے کر نہیں اٹھے گی تب تک نہ تو ہماری دعائیں قبول کی جائیں گی اور نہ ہی یہ مصیبت کے بادل ہم سے چھٹیں گے، جیسا کہ محبوب خدا ﷺ کا یہ اعلان ہے" وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا

يُسْتَجَابُ لَكُمْ "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بالضرور نیکی کا حکم دیتے رہنااور ہر حال میں لوگوں کو برائی سے روکتے رہنا ورنہ ایسا ہوگا کہ اللہ تعالی تم پر اپنا عذاب بھیجے گا، پھر تو تم اللہ سے دعائیں مانگوگے مگر تمہاری دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔(ترمذی:2169، وقال الألبانیؒ: اسنادہ حسن) اسی طرح سے ایک دوسری روایت کے اندر اس بات کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ "تم نیکی کا حکم دو اور لوگوں کو برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم دعائیں مانگو اور تمہاری دعاؤں کو شرف قبولیت سے نہ بخشا جائے۔(ابن ماجہ: 4004، وقال الألبانیؒ اسنادہ حسن) میرے دوستو! ذرا سوچیۓ کہ آج ہمارے ساتھ تو یہی ہورہا ہے کہ ہم سب مل کر اپنے مظلوم مسلم بھائیوں اور بہنوں کے لئے گڑگڑا کر دعائیں کرتے ہیں مگر پھر بھی ہماری دعائیں بے اثر ہیں اور ایسا اس لئے ہو رہا ہے کہ ہم سب نے دعوت دین سے منہ موڑ لیا ہے، اس لئے میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری دعاؤں کو قبول کیا جائے اور ہم مسلمانوں کی جان ومال کی حفاظت کی جائے تو پھر ہم سب اللہ کے دین کے داعی بن جائیں کیونکہ اللہ نے یہ وعدہ کر رکھا ہے " وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ "جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔(الحج: 40)

(2) حرام کمائی:

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو!

جن اسباب کی وجہ سے ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں اور جو جو چیزیں ہماری دعاؤں میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے ان میں سے دوسری ایک اور اہم چیز حرام کمائی ہے، آج مسلمانوں کی اکثریت حرام کمائی کر رہی ہے، آج کل کے مسلمانوں نے حرام اور حلال کی تمیز کو ختم کر دیا ہے، ہر مسلمان یہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس پیسہ ہو، مال ودولت ہو چاہے وہ حرام کمائی سے ہی کیوں نہ ہو، آج کا مسلمان جب حرام کمائی کر رہا ہے اور پھر مزید یہ کہ اسی حرام کمائی سے وہ اپنی زندگی بھی گذر وبسر کر رہا ہے تو پھر دعائیں کیسے قبول ہوں گی کیونکہ دعا کی قبولیت میں سب سے بڑی چیز جو رکاوٹ ہے وہ حرام کمائی ہے جیسا کہ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو!" إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا "بے شک کہ اللہ پاک ہے اور وہ صرف پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے، " وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ "اور بے شک کہ اللہ تعالی نے مومنوں کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے، چنانچہ رب العزت نے رسولوں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ" يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ " اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔(المؤمنون: 51) اسی طرح سے یہی حکم رب العزت نے مومنوں کو دیا کہ" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ " اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ، پیو۔(البقرۃ: 172) پھر آپ ﷺ نے

ایک ایسے انسان کا تذکرہ کیا جو طویل سفر کرتا ہے،اس کے بال پراگندہ ہیں،اس کے جسم و کپڑے غبار آلود ہیں،وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ " يَا رَبِّ، يَا رَبِّ " اے میرے رب !اے میرے رب ! یعنی کہ وہ روتے اور گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کر رہا ہے اور مسافر کی دعائیں قبول بھی کی جاتی ہیں مگر اس انسان کی حالت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ "اس کا کھانا بھی حرام کا ہے،اس کا پینا بھی حرام کا ہے،اس کا لباس بھی حرام کا ہے اور اس کی پرورش بھی حرام غذا اور حرام کمائی سے ہوئی تو بھلا بتلاؤ کہ " فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ "ایسے انسان کی دعا کیسے قبول کی جائے۔(مسلم:1015) میرے دوستو! ذرا سوچئے کہ ایک مسافر جس کی دعاؤں کو اللہ رد نہیں کرتا ہے مگر حرام کمائی کی وجہ سے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے تو بھلا سوچئے کہ اگر ہم حرام کمائی کریں گے اور پھر دعائیں کریں گے کہ اے اللہ تو فلسطین کے مسلمانوں کی مدد فرما تو اللہ ہماری دعاؤں کو کیسے قبول کرے گا،اسی لئے ہم سب اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہم سب کی انفرادی واجتماعی دعائیں قبول کی جائیں تو پھر حرام کمائی کو چھوڑ کر حلال کو اپنا لیجئے،اور امام ابن قیمؒ کی یہ بات آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حرام کھانے سے دعا میں قوت ختم ہوجاتی ہے اور دعا میں کمزوری آجاتی ہے۔(اسلام سوال وجواب : جواب نمبر:13506،ویب سائٹ شیخ محمد صالح المنجد)

(3) خوشحالی کے دنوں میں دعا نہ کرنا:

میرے دوستو! جن اسباب کی وجہ سے ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں ان میں سے ایک تیسری بڑی سبب یہ بھی ہے کہ ہم اللہ رب العالمین کو اس وقت یاد کرتے ہیں جب ہمارے اوپر کوئی مصیبت وپریشانی نازل ہوتی ہے،جب ہم پریشان وبدحال اور بیمار ہوجاتے ہیں تو اپنے رب سے منتیں کرتے ہوئے روتے اور گڑگڑاتے ہیں جب کہ خوشحالی اور ایام صحت میں کبھی بھی رب کے حضور نہ تو ہم روتے ہیں اور نہ ہی گڑگڑاتے ہیں،ہماری اسی بری عادت کے بارے میں رب العزت نے فرمایا" وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَى ضُرٍّ مَسَّهُ كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ "اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے لیٹے بھی،بیٹھے بھی،کھڑے بھی،پھر جب ہم اس کی تکلیف اس سے ہٹادیتے ہیں تو وہ ایسا ہوجاتا ہے کہ گویا اس نے تکلیف کے لئے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہیں تھا،ان حد سے گزرنے والوں کے اعمال کو ان کے لئے اسی طرح خوشنما بنادیا گیا ہے۔(یونس:12) کسی عربی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ:

نَحْنُ نَدْعُوْ الإِلٰهَ فِيْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ نَنْسَاهُ عِنْدَ كَشْفِ الْكُرُوْبِ

یعنی کہ ہم اپنے رب سے ہر مصیبت میں دعا تو کرتے ہیں مگر جیسے ہی ہم سے مصیبت چھوٹ جاتی ہے تو ہم اپنے رب کو بھول جاتے ہیں۔ (حیاۃ السلف بین القول والعمل: 504/1) ہم انسانوں کی اسی بری عادت وخصلت کے بارے میں ایک اور جگہ پر رب العزت نے فرمایا"وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَى بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ "اور جب ہم انسان پر اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اسے مصیبت پڑتی ہے تو بڑی لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا بن جاتا ہے۔ (فصلت: 51) دیکھا اور سنا آپ نے کہ جیسا ہمارے رب نے کہا ہے آج ہم ویسا ہی کر رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہماری دعائیں بے اثر ہیں، اس لئے میرے دوستو اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا جائے تو پھر آپ ہمیشہ اللہ سے دعائیں کرتے رہا کریں، ہم خوشحالی اور ایام صحت میں اپنے رب کو نہ بھولیں، ہمارا رب ہمیں بدحالی اور ایام مرض میں نہیں بھولے گا جیسا فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ " مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ "جو انسان یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالی سختی وپریشانی اور غم وتکلیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ خوشحالی کے دنوں میں وہ بکثرت دعائیں کیا کرے۔ (ترمذی: 3382، الصحیحۃ: 593) اس لئے میرے دوستو اپنے رب سے ہمیشہ دعائیں کرتے رہا کرو اور ہمیشہ بالخصوص خوشحالی اور آسودگی، چین آرام اور امن وسکون کے دنوں میں اپنے رب سے تعلق جوڑے رکھو وہ تمہیں تمہاری پریشانی وبدحالی کے دنوں میں یاد رکھے گا جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ " تَعَرَّفْ إِلَى اللهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ "تم اللہ کو خوشحالی میں یاد رکھو وہ تمہیں تکلیف کے وقت یاد رکھے گا۔ (احمد: 2803، صحیح الجامع الصغیر للألبانی: 2961)

(4) ہم نیکیوں میں سست اور گناہوں میں چست ہیں:

میرے دوستو! آج ہماری دعائیں جن اسباب کی وجہ سے مردود ہو جارہی ہیں ان میں سے ایک چوتھی سب سے بڑی سبب یہ کہ آج ہم مسلمانوں کی اکثریت نیکیوں کو انجام دینے میں سست اور گناہوں کو انجام دینے میں چست نظر آتے ہیں، آج کا مسلمان نیکیوں کے معاملے میں بہت پیچھے رہتا ہے جب کہ برائیوں کے میدان میں تو مسلمانوں کا کوئی ثانی ہی نہیں ہے، آج امت مسلمہ کی اکثریت نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہے، آج کی مسلم قوم یہ چاہتی ہے کہ نہ وہ توحید کو مانے، نہ نماز پڑھے، نہ روزہ رکھے مگر اللہ ان کی ہر دعا کو قبول کرلے، مسلم قوم یہ چاہتی ہے کہ ہم جیسے بھی رہیں مگر اللہ ہماری ہر خواہشوں کو پوری کردے، اگر آپ بھی ایسا چاہتے ہیں تو پھر یاد رکھیئے کہ جب تک ہم نیکیوں میں سست اور گناہوں میں چست رہیں گے تب تک ہماری کوئی دعا قبول نہ کی جائے گی کیونکہ رب العزت نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں تو دعاؤں کو قبول کروں گا بشرطیکہ تم میری باتوں مانو اور میرے رسول کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی گذارو، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے"

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ "جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں، اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔ (البقرۃ: 186) ذرا غور سے رب العزت کا فرمان سنئے کہ رب العزت نے یہ کہا کہ میں سب کی پکار کو سنتا ہوں اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں تو اگر ہم اللہ کی بات ہی نہیں مانیں گے تو پھر اللہ ہماری دعاؤں کو کیسے شرف قبولیت سے نوازے گا، اسی لئے میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری ہر دعا کو سن لے تو پھر ہم سب گناہوں کو چھوڑ دیں اور نیکیوں کو طرف آ جائیں، جتنی جلدی ہم گناہوں کو چھوڑ کر نیکیوں کے طرف آئیں گے اتنی ہی جلدی ہماری دعائیں قبول کی جائیں گی، اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ آ رہا ہو تو پھر ذرا قرآن اٹھا کر زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کا واقعہ پڑھئے اور پھر دیکھئے کہ رب العزت نے کیا بیان فرمایا ہے، اللہ رب العزت نے وہاں پر یہ واضح طور پر پیغام دے دیا ہے کہ ہم نے زکریا کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا اور انہیں ایک پیارا بیٹا عطا کیا تو یہ اس لئے کہ وہ نیکیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے، سنئے فرمان باری تعالی کو " فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَى وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ "ہم نے اس کی دعا کو قبول فرما کر اسے یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لئے درست کر دیا، یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے، اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔ (الأنبیاء: 90) اس لئے میرے دوستو! اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازا جائے تو پھر ہم سب سے پہلے اپنے آپ کو بدلیں اور آج سے ہی اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں اور نیکیوں کو انجام دینے میں منہمک ہو جائیں اور اپنی زندگی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کے مطابق گذارنا شروع کردیں ورنہ ہم دعائیں کرتے کرتے تھک جائیں گے مگر ہماری دعائیں قبول نہیں ہوں گی کیونکہ یہ ہمارے برے اعمال اور ہمارے گناہ ہی تو ہیں جو دعا کی قبولیت میں رکاوٹ پیدا کر رہی ہیں، آیئے اس بارے میں ابراہیم بن ادہمؒ کا ایک حقیقت پر مبنی قول سناتا ہوں کہ ان سے لوگوں نے کہا کہ اے ابراہیم بن ادہمؒ اللہ نے قرآن مجید کے اندر یہ وعدہ کیا ہے کہ " أُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ "تم مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ (غافر: 60) مگر "وَنَحْنُ نَدْعُوهُ مُنْذُ دَهْرٍ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَنَا" ہم ایک زمانے سے دعا کر رہے ہیں مگر ہماری دعائیں قبول ہی نہیں ہو رہی ہیں، آخر کیوں؟ تو ابراہیم بن ادہم نے کہا کہ " مَاتَتْ قُلُوبُكُمْ فِي عَشَرَةِ أَشْيَاءَ " تمہاری دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے دل دس چیزوں اور دس باتوں کی وجہ سے مردہ ہو چکے ہیں:

(1) پہلی بات تو یہ ہے کہ " عَرَفْتُمُ اللهَ وَلَمْ تُؤَدُّوا حَقَّهُ " تم نے اللہ تعالی کو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہ کیا۔

(2) دوسری بات یہ کہ " قَرَأْتُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَلَمْ تَعْمَلُوا بِهِ " تم قرآن مجید کو پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے ہو۔

(3) تیسری بات یہ ہے کہ " اِدَّعَيْتُمْ حُبَّ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكْتُمْ سُنَّتَهُ " تم آپ ﷺ سے محبت کا دعوی تو کرتے ہو مگر ان کی سنتوں پر عمل نہیں کرتے ہو۔

(4) چوتھی بات یہ ہے کہ " اِدَّعَيْتُمْ عَدَاوَةَ الشَّيْطَانَ وَوَافَقْتُمُوهُ " تم شیطان کو اپنا دشمن تو سمجھتے ہو مگر تم نے اس شیطان کو اپنا دوست بنا رکھا ہے۔

(5) پانچویں بات یہ ہے کہ " قُلْتُمْ نُحِبُّ الجَنَّةَ فَلَمْ تَعْمَلُوا لَهَا " تم جنت سے محبت کا دعوی تو کرتے ہو مگر اس کے حصول کے لئے نیک اعمال نہیں بجالاتے ہو۔

(6) چھٹی بات یہ ہے کہ " قُلْتُمْ نَخَافُ النَّارَ وَرَهَنْتُمْ نُفُوسَكُمْ بِهَا " تم یہ تو کہتے ہو کہ ہمیں جہنم سے بہت ڈر لگتا ہے مگر گناہوں سے اپنے آپ کو بچاتے نہیں ہو۔

(7) ساتویں بات یہ ہے کہ " قُلْتُمْ إِنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَلَمْ تَسْتَعِدُّوا لَهُ " تم یہ مانتے ہو کہ موت برحق ہے مگر اس کے لئے تم کوئی تیاری نہیں کرتے ہو۔

(8) آٹھویں بات یہ ہے کہ " اِشْتَغَلْتُمْ بِعُيُوْبِ إِخْوَانِكُمْ وَنَبَذْتُمْ عُيُوبَكُمْ " تم دوسروں کے عیوب کے پیچھے پڑے تو رہتے ہو مگر اپنے عیوب پر نظر نہیں ڈالتے ہو۔

(9) نویں بات یہ ہے کہ " أَكَلْتُمْ نِعْمَةَ رَبِّكُمْ وَلَمْ تَشْكُرُوْهَا " تم اللہ کا رزق کھاتے ہو مگر اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے ہو۔

(10) اور دسویں بات یہ ہے کہ " دَفَنتمْ مَوْتَاكُمْ وَلَمْ تَعْتَبِرُوا بِهِمْ " تم سب اپنے ہاتھوں سے اپنے مردوں کو دفن تو کرتے ہو مگر اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے ہو۔(حياة السلف بين القول والعمل:504/1، حلية الأولياء وطبقات الاصفياء:15/8) کسی عربی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

كَيْفَ نَرْجُوْ إِجَابَةَ الدُّعَاءِ وَقَدْ سَدَدْنَا طَرِيْقَهَا بِالذُّنُوْبِ

یعنی کہ ہم اپنے دعاؤں کی قبولیت کی امید کیسے کر سکتے ہیں جب کہ ہم نے اپنے گناہوں سے دعاؤں کے قبول ہونے کے راستوں کو بند کر رکھا ہے۔(حیاۃ السلف بین القول والعمل:504/1)

(5) کچھ دن دعا کرنا اور پھر چھوڑ دینا:

میرے دوستو! ہماری دعائیں جو قبول نہیں ہورہی ہیں تو اس کے ذمے دار ہم خود ہیں وہ اس طرح سے کہ ہم کچھ دن مسلسل دعائیں کرتے رہتے ہیں، اپنے رب کے حضور خوب روتے اور گڑگڑاتے ہیں اور پھر کچھ دنوں کے بعد تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں اور یہ کہہ کر دعا کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں کہ میں نے بہت دعائیں مانگی مگر میری دعائیں قبول ہی نہیں ہوئی. جو لوگ بھی ایسا کرتے اور کہتے ہیں تو ایسے لوگوں کے بارے میں محبوب خدا ﷺ نے یہ کہا کہ ایسے لوگوں کی دعائیں قبول ہی نہیں کی جاتی ہے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا " يُسْتَجابُ لِأَحدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي "کہ تم میں سے ایک انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے کہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ (بخاری: 6340) اسی بارے میں صحیح مسلم کے اندر یہ حدیث بھی موجود ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ " لَا يَزَالُ يُسْتَجابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ " ایک بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے، صحابۂ کرامؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ " مَا الِاسْتِعْجَالُ " جلدی کرنے سے مقصود کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ " دعا کرنے والا یہ کہنے لگے کہ میں نے کئی بار دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی، پھر وہ انسان اکتا کر دعا کرنا ہی چھوڑ دے۔ (مسلم: 2735، ابوداؤد: 1484، ترمذی: 3387) اس لئے میرے دوستو! دعا ہمیشہ کرتے رہنا اور اسے کبھی نہ چھوڑنا کیونکہ ہمارے رب کی شان یہ ہے کہ وہ دعا نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ " جو شخص اللہ تعالی سے نہیں مانگتا ہے تو اللہ تعالی اس پر غضبناک ہوجاتا ہے۔ (ترمذی: 3373، الصحیحۃ: 2654) رب کی اسی شان اور عظمت کے بارے میں کسی عربی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

أَللّٰهُ يَغْضَبُ إِنْ تَرَكْتَ سُؤَالَهُ

وَبَنِيُ آدَمَ حِينَ يُسْأَلُ يَغْضَبُ

اللہ تعالی کی شان یہ ہے کہ جب تو اس سے نہ مانگے تو وہ ناراض ہوتا ہے اور انسان کی حالت یہ ہے کہ اس سے مانگا جائے تو وہ ناراض ہوجاتا ہے۔ (تفسیر قرطبی: 164/5) اسی لئے اے لوگو! جب بھی ہاتھ پھیلاؤ تو اپنے رب کے سامنے میں پھیلاؤ اور دعا کا بکثرت اہتمام کیا کرو اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ دعا کی توفیق سب کو نہیں ملتی ہے، رب جس پر مہربان ہوتا ہے اسے ہی دعا کرنے کی توفیق ملتی ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے " مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ " جس انسان

کے لئے دعاکا دروازہ کھل گیا (یعنی اسے باربار دعاکرنے کی توفیق ملی تو سمجھو کہ)اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے۔(ترمذی:3548،اسنادہ حسن)

(6) دعا کی قبولیت کا یقین نہ ہونا:

(7) لاپرواہی اور سستی وکاہلی سے دعا کرنا:

برادران اسلام !

آج ہماری دعائیں جو قبول نہیں ہورہی ہیں اس کاایک اورچھٹااہم سبب یہ بھی ہے کہ بہت سارے لوگ دعاتو کرتے ہیں مگرانہیں خوداس بات پر یقین نہیں ہوتا ہے کہ اللہ ان کی دعاؤں کو قبول کرے گا،وہ شک وشبہ کے شکاررہتے ہیں اورخوداپنی زبان سے کہتے بھی نظرآتے ہیں اللہ ہماری دعاؤں کو قبول ہی نہیں کرتا ہے،پتہ نہیں اللہ میری دعاؤں کو قبول کیوں نہیں کرتا ہے؟بہت سارے لوگ تو یہ بھی کہتے نظرآتے ہیں کہ ہمیں کیا معلوم کہ اللہ قبول کرے گا کی نہیں بلکہ سماج ومعاشرے کے اندرتولوگوں نے اپنی شرک وبدعت کی دوکان کو چلانے کے لئے یہ بات بھی پھیلارکھی ہے کہ اللہ تو صرف نیک لوگوں کی سنتا ہے،ہم توگناہگار ہیں اللہ ہماری کہاں سنے گا،ارے لوگوں اللہ توسب کی سنتا ہے چاہے وہ کافرہو یامشرک،ملحد ہو یا پھر زندیق،کسی شاعرنے کیاہی خوب کہاہے:

وہ سنتا ہے سب کی دعا کرتودیکھو
تم اپنے نصیب آزما کرتودیکھو

امام سفیان بن عیینہؒ نے کیاہی خوب کہاہے کہ اے لوگو!دعاکو کبھی مت چھوڑنا کیونکہ اللہ نے تو تمام مخلوق میں سب سے برا جوابلیس ہےاس کی بھی دعاکو قبول کرلیاتھاکہ جب اس ابلیس نے یہ دعاکی کہ ” رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ “اے میرے رب مجھے لوگوں کے اٹھ کھڑے ہونے کے دن تک مہلت دے،تورب العزت نے اس کی دعاکو قبول کرتے ہوئے فرمایاکہ ” قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ، إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ “تومہلت والوں میں سے ہے،متعین وقت کے دن تک(کے لئے)۔(ص:79-81،تفسیر قرطبی:313/2)دیکھااورسناآپ نے کہ جب اللہ رب العزت نے ابلیس ملعون کی دعاکو قبول کرلیاتوکیا اللہ ہماری دعاؤں کو قبول نہیں کرے گا،ضروربالضرورکرے گا بشرطیکہ ہمیں کامل یقین ہوکہ رب العزت ہماری دعاؤں کو ضروربالضرورقبول کرے گا،لیکن اگرہم شک وشبہ میں رہیں گے اوریہ سوچیں گے کہ پتہ نہیں ہماری دعاقبول کی جائے گی کی نہیں توسن لیجئے جولوگ بھی دعاکے متعلق شک وشبہ کااظہارکرتے ہیں توایسے لوگوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نہیں نوازا جاتاہے۔

میرے دوستو! اسی طرح سے ہماری دعائیں جو قبول نہیں ہورہی ہیں اس کا ایک اور ساتواں اہم سبب یہ بھی ہے کہ ہم خشوع وخضوع، عاجزی وانکساری، مکمل یکسوئی اور حضور قلب سے دعا نہیں مانگتے ہیں بلکہ ہم سب اس عظیم عبادت کو ایک رسما وعادتا کے طور پر اچاٹ دل سے انجام دیتے ہیں، اکثر وبیشتر دیکھا یہ جاتا ہے کہ جب لوگ فرض نماز کے بعد اپنے اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھاتے ہیں تو وہ دورانِ دعا ادھر ادھر تاک جھانک کر رہے ہوتے ہیں، کوئی مصلیوں کے طرف دیکھ رہا ہوتا ہے تو کوئی مسجد کے در ودیوار کے طرف بار بار اپنی نگاہ کو لے جارہا ہوتا ہے تو کوئی اپنے داڑھی کے بالوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے نظر آتا ہے تو کوئی اپنے موبائل میں مشغول رہتے ہوئے دعا کر رہا ہوتا ہے، جو لوگ بھی اس طرح کی حرکت کرتے ہیں وہ لوگ اپنی اس حرکت سے باز آجائیں کیونکہ جو لوگ بھی اس طرح غفلت ولاپرواہی سے دعا کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نہیں نوازا جاتا ہے مذکورہ بالا دونوں باتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! " أُدْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ " تم اللہ تعالی سے اس طرح سے دعائیں کرو کہ تمہیں اس دعا کی قبولیت کا یقین ہو اور یہ بات اچھی طرح سے جان لو کہ اللہ تعالی غافل اور لاپرواہ دل سے کی گئی دعاؤں کو قبول نہیں کرتا ہے۔(ترمذی:3479،الصحیحۃ:594)اس لئے میرے دوستو! خشوع وخضوع، حضور قلب، عاجزی وانکساری کے ساتھ، روتے اور گڑگڑاتے ہوئے دعائیں کیا کرو اور ہمارے رب کا بھی یہی حکم ہے کہ " أُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ " تم اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو، گڑگڑا کرکے بھی اور چپکے چپکے بھی، واقعی اللہ تعالی ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔(الاعراف:55)

(8) دعا کرنے سے پہلے درود وسلام کا اہتمام نہ کرنا:

محترم قارئین!

آج ہماری دعائیں جو قبول نہیں ہورہی ہیں اس کا ایک اور آٹھواں اہم سبب یہ بھی ہے کہ ہم جب اپنے ہاتھوں کو دعا کرنے کے لئے اٹھاتے ہیں تو بس ہاتھ اٹھاتے ہی ربنا آتنا اور یہ وہ مانگنا شروع کر دیتے ہیں، جب کہ طریقہ یہ ہے کہ ہم پہلے اللہ کی حمد وثنا اور بڑائی وکبریائی بیان کریں اور پھر اپنے محبوب نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجے اور پھر اس کے بعد اپنے لئے خیر وبھلائی کی جو دعائیں مانگنی ہے مانگیں مگر ہمیں ایسا کرنے کی فرصت ہی کہاں رہتی ہے، لوگوں کو تو بس جلدی ہی رہتی ہے، امام صاحب کے سلام پھیرتے ہی لوگ ہاتھ اٹھاتے ہیں اور پھر چہرے پر ملتے ہوئے وہاں سے اٹھ جاتے ہیں، اللہ ہی بہتر جانے کہ وہ 15/10 سیکنڈ میں وہ کون سی دعا پڑھتے ہیں، میرے دوستو! اگر آپ بھی ایسا کرتے ہیں تو آج سے ہی اس حرکت سے باز آجائیں کیونکہ جو لوگ اپنے نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجے بغیر دعا کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کی دعائیں زمین وآسمان کے درمیان میں لٹک جاتی

ہے جیساکہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطابؓ نے کہاکہ " إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " بے شک کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، وہ دعا اس سے کچھ بھی اوپر نہیں چڑھتی ہے جب تک کہ تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیج لو۔(ترمذی:486، وقال الألبانیؒ اسنادہ حسن) اسی طرح سے آپ ﷺ کا بھی فرمان ہے کہ " كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتَّى يُصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلَّم " جب تک آپ ﷺ پر درود نہ بھیجی جائے تب تک ہر دعا کو روک لیا جاتا ہے یعنی کہ دعاؤں کو قبول نہیں کی جاتی ہے۔(الصحیحۃ:2035)

میرے دوستو! جو لوگ بھی سلام پھیرتے ہی جلدی جلدی درود شریف پڑھے بغیر ہی دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں تو ایسے لوگ یہ بات یاد رکھ لیں کہ وہ زندگی سارا اس طرح سے دعائیں کرتے رہیں گے مگر ان کی دعائیں زمین وآسمان کے بیچ میں لٹکی ہوئی رہ جائے گی، آیئے اس بارے میں ایک اور حدیث کو سنتے ہیں سیدنا فَضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھی اور پھر سلام پھیرتے ہی یہ دعا کرنے لگا کہ " أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي " اے اللہ مجھے بخش دے اور میرے اوپر رحم فرما، ایسا دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ " عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ " اے نمازی انسان تم نے بہت جلدی کی ہے، جب تم نماز پڑھو اور پھر دعا کرنے کے لئے بیٹھو تو پہلے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثنا بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر تم دعا کرو، حضرت فضالہ بیان کرتے ہیں کہ پھر کچھ دیر کے بعد ایک دوسرا آدمی مسجد میں آیا اور نماز ادا کرکے اس نے اس طرح سے دعا کی شروعات کی کہ پہلے اس نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور نبی ﷺ پر درود بھیجا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ " أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ " اے نمازی! دعا کر قبول کی جائے گی، ایک دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ دعا کرو تمہاری دعا قبول کی جائے گی " وَسَلْ تُعْطَ " اور مانگو تمہاری مراد پوری کی جائے گی۔(ترمذی:3476، نسائی:1284، وقال الألبانیؒ اسنادہ صحیح)

(9) گناہ کی دعائیں کرنا:

میرے دوستو! آج ہماری دعائیں جو قبول نہیں ہو رہی ہیں اس کا ایک اور اہم نواں سبب یہ ہے کہ بہت سارے لوگ گناہ کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، سماج ومعاشرے کے اندر بہت سارے لوگوں کو یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ گناہ کی یا پھر اللہ کی نافرمانی کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور جب دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں تو اپنے رب سے بد ظن ہو کر یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئی، بہت سارے ایسے نوجوان بھی ہم نے دیکھے ہیں جو ہاتھ اٹھا کر رب کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہوئے کسی لڑکی کی محبت کی بھیک مانگ رہے ہوتے ہیں اور کچھ ایسے لوگ بھی ہم نے دیکھے ہیں جو اپنے رشتے داروں کے ہلاک وبرباد ہونے

کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، کچھ ایسے لوگ بھی ہم نے دیکھے ہیں جو حسد و جلن میں آ کر کسی کی تجارت کے ڈوبنے اور دیوالیہ ہونے کی دعائیں کرتے رہتے ہیں الغرض اس طرح کی جتنی بھی دعائیں ہوتی ہیں رب اس کو قبول نہیں کرتا ہے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ "ایک بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ گناہ یا پھر قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔(مسلم:2735)

(10) اخلاص کا نہ ہونا:

برادران اسلام!

آج کل جو ہم مسلمان کی دعائیں قبول نہیں ہورہی ہیں اس کا ایک دسواں اور سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت اللہ کی عبادت وبندگی کرنے اور اپنے رب سے مانگنے اور دعائیں کرنے میں مخلص نہیں ہے جبکہ کسی بھی طرح کے دعا کی قبولیت کے لئے اخلاص کا ہونا یہ لازمی شرط ہے، افسوس صد افسوس آج کا مسلمان اپنے رب سے بھی مانگتا ہے اور غیروں سے بھی مانگتا ہے اور تو اور ہے آج کل کے مسلمان تو مکہ کے کفار ومشرکین سے بھی چار قدم آگے ہے وہ اس طرح سے کہ اگر ان کفار ومشرکین پر کوئی آفت ومصیبت آتی تھی تو وہ لوگ اپنے تمام باطل خداؤں سے اپنا پلو جھاڑ لیتے تھے اور صرف اور صرف ایک اللہ کو پکارنا شروع کردیتے تھے۔(یونس:22-23) مگر آج کا ایک مسلمان ہے کہ جب اسے مصیبت آتی ہے تو وہ اس مصیبت کے گھڑی میں بھی یا حسین اور یا علی کے نعرے لگانا شروع کردیتے ہیں، بھلا ایسے لوگوں کی دعائیں کیونکر قبول ہوں گی جو اللہ کو چھوڑ کر غیروں سے مرادیں مانگے، اللہ رب العزت کا حکم تو یہ ہے کہ اے لوگوں تم اپنی تمام عبادات کو صرف ایک اللہ کے لئے خالص کرلو اور دعا بھی ایک عبادت ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ " انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔(البینۃ:5) اسی طرح سے دوسری جگہ رب العزت کا فرمان ہے" وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ " اور اللہ تعالی کی عبادت اس طور پر کرو کہ اس عبادت کو خالص اللہ ہی کے واسطے رکھو۔(الاعراف:29) اس لئے میرے دوستو! اگر آپ اپنی ہر دعاؤں کو قبول کرانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے یہ پختہ یقین وایمان اپنے دل میں پیدا کرلیں کہ وہی ایک اللہ سب کچھ عطا کرنے والا ہے، مافوق الاسباب طریقے سے سب کی فریادرسی وہی ایک اللہ کرتا ہے اور یہ بات اپنے دل ودماغ میں بیٹھا لیں کہ ایک اللہ کے علاوہ اس کائنات میں کوئی مشکل کشا اور حاجت روا نہیں جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ، إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ "جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں،

اوراگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریادرسی نہیں کریں گے،بلکہ قیامت کے دن تمہارےاس شرک کا صاف انکار کرجائیں گے،آپ کو کوئی بھی حق تعالی جیسا خبردار خبریں نہ دے گا۔(فاطر:13-14)

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو!اب آیئے میں آپ کو دعا کے متعلق پانچ باتیں بیان کردیتا ہوں اور آپ سب ان پانچ باتوں کو اپنے دل میں بیٹھا کرجائیں اور ہمیشہ یاد رکھیں ان شاء اللہ آپ کبھی بھی اپنے رب سے مایوس نہ ہوں گے اور نہ ہی دعاؤں کو کبھی چھوڑیں گے:

(1) سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ دعا کرنا کبھی نہ چھوڑیں کیونکہ یہ دعا آپ کو کسی نہ کسی شکل میں فائدہ ضرور پہنچائے گی،یہ دعا آپ کی اور آپ کے جان ومال کی حفاظت کرائے گی جیساکہ محبوب خداﷺ نے فرمایا"إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ "کہ یقینا دعا ایسی آفات جو نازل ہوچکی ہیں اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں ہیں سب کے لئے فائدہ مند ہے اس لئے اے اللہ بندو!دعا کو لازم پکڑنا اور اسے کبھی مت چھوڑنا۔(ترمذی:3548،وقال الألبانیؒ اسنادہ حسن،صحیح الجامع للألبانیؒ:3409)

(2) دوسری بات یہ کہ اے لوگوں بارے میں یہ کبھی مت سوچنا اور کبھی بھی اپنی زبان سے یہ نہ نکالنا کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی کیونکہ محمد عربیﷺ نے دعا کرنے والوں کو یہ مژدۂ جانفزا سنایا ہے کہ ایسے لوگوں کو تین فائدوں میں سے کوئی ایک فائدہ ضرور ملتا ہے جیساکہ سیدنا ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آپﷺ نے فرمایا" مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثٍ "جب بھی کوئی مسلمان ایسی دعا کرتا ہے جس میں نافرمانی اور قطع رحمی والی بات نہ ہو تو اللہ تعالی اسے تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ضرور عطا کردیتا ہے،نمبر ایک" إِمَّا أَنْ تُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ " یا تو اللہ اس کی دعا کو جلدی قبول فرمالیتا ہے،نمبر دو" وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ "یا پھر آخرت میں اس دعا کو اس کے لئے ذخیرہ بنادیتا ہے اور نمبر تین یہ کہ" وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا "اس دعا کی برکت سے اللہ رب العزت اس انسان سے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرمادیتا ہے،یہ سن کر صحابۂ کرامؓ نے کہا کہ" إِذًا نُكْثِرُ "تب تو ہم کثرت سے دعائیں کیا کریں گے تو آپﷺ نے فرمایا کہ" أَللَّهُ أَكْثَرُ "تم جتنی دعائیں کیا کروگے اللہ اس سے کہیں زیادہ عطا کرنے والا ہے کیونکہ اللہ کی رحمت اور اس کے فضل کی کوئی انتہا نہیں ہے۔(مسند احمد:11133،صحیح الأدب المفرد للألبانیؒ:550)

(3) تیسری بات یہ کہ جب آپ دعا کریں تو آپ کو دعا کی قبولیت کا یقین ہو اور ساتھ میں آپ کو اس بات کا بھی کامل یقین ہو کہ آپ کے حق میں جو بہتر ہوگا وہ آپ کو اللہ رب العزت ضرور عطا کرے گا اور یہ جان لیں کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے رب سے کوئی چیز طلب کرتے ہیں مگر وہ چیز ہمارے لئے بری ہوتی ہے اس لئے ہمارا رب ہمیں وہ چیز عطا نہیں کرتا ہے جیساکہ

فرمان باری تعالیٰ ہے" وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ "ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو اور دراصل وہی تمہارے لئے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو،حالانکہ وہ تمہارے لئے بری ہو، حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تم محض بے خبر ہو۔(البقرة:216)اس لئے میرے دوستو!آپ دعا کرنے کے بعد ہمیشہ یہ سوچنا اور یاد رکھنا اور اپنے آپ سے کہنا کہ میں نے دعائیں تو کی مگر میرے رب کو میرے بارے میں جو پسند تھا وہ اس نے کیا۔فللہ الحمد۔اور اے لوگوں اپنے بارے میں اپنے رب سے ہمیشہ اچھا گمان رکھو کیونکہ جیسا اپنے رب کے بارے میں گمان رکھوگے ویسا ہی تمہارے ساتھ بھی ہوگا جیسا کہ حدیث قدسی کے اندر فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ خود رب العزت کا یہ کہنا ہے" أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي إِنْ ظَنَّ بِي خَيْرًا فَلَهُ وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ "کہ اپنے بندوں کے ساتھ میں اس کے گمان کے مطابق اس کے معاملات کو انجام دیتا ہوں، اگر وہ میرے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کے ساتھ اچھا ہی ہوتا ہے اور اگر وہ میرے بارے میں برا گمان رکھتا ہے تو اس کے ساتھ برا ہی ہوتا ہے۔ (الصحیحة:1664،مسند احمد:9076)

(4) چوتھی بات یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے رب سے دعائیں کرتے رہا کریں اور اللہ کا یہ قانون و دستور بھی ذرا یاد رکھیں کہ بسا اوقات دعائیں فوراً قبول ہو جاتی ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں یہ بات مذکور ہے کہ سیدنا زکریا علیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ رب العزت سے دعا کی کہ" رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ "اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کو سننے والا ہے،اِدھر حضرت زکریا علیہ الصلاۃ والسلام نے دعا کیا اور اُدھر کچھ ہی لمحوں کے بعد فرشتہ دوران نماز یہ خوشخبری لے کر حضرت زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہو گیا کہ" أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى "اے زکریا! اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ بیٹے کی خوشخبری و بشارت دیتا ہے۔(آل عمران:38-39) دیکھا اور سنا آپ نے کہ اِدھر دعا ہو رہی ہے اور اُدھر دعا قبول بھی ہو جا رہی ہے،اسی طرح سے اللہ رب العزت کا یہ بھی قانون ہے کہ بسا اوقات دعائیں قبول تو ہوتی ہیں مگر بہت تاخیر سے ہوتی ہیں اور اللہ اپنے بندے کے حق میں جب بہتر اور اچھا سمجھتا ہے تبھی اس دعا کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے جیسا کہ اس بات کا بیان سورہ بقرہ کے اندر موجود ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے جب خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تو اپنے رب سے یہ دعا مانگی کہ" رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ "اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے،انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے ،یقینا تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔(البقرة:129) میرے دوستو! حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ دعا مکہ والوں کے لئے کیا اور یہ دعا قبول بھی ہوئی مگر ظاہر کب ہوئی؟ہزاروں سال کے بعد اللہ نے ان کی دعا کو

ظاہر کیا وہ اس طرح سے کہ مکہ کے اندر سب سے آخری رسول جناب محمد عربی ﷺ کو مبعوث کیا، یہی وجہ ہے کہ خود آپ ﷺ بھی یہ کہا کرتے تھے کہ " أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ " میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا ہوں۔ (الصحیحۃ:1546) اس لئے میرے دوستو! دعا کو کبھی نہ چھوڑو اور یہ اللہ سے امید رکھو کہ آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں میری دعا ضرور قبول کی جائے گی، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

یارب تیری رحمت سے مایوس نہیں فانی
لیکن تیری رحمت کی تاخیر میں حکمت ہے

(5) پانچویں اور آخری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ جہاں ہم سب اپنے رب سے اپنے لئے ہر طرح کی خیر و بھلائی کی دعائیں مانگتے ہیں وہیں پر ہم سب ایک اور وہ دعا ضرور کیا کریں جو دعا خود جناب محمد عربی ﷺ کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ میری دعائیں قبول نہ کی جائے جیسا کہ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ایک دعا یہ بھی تھی کہ " أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ،وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ،وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ،وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ " اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے اور اس دل سے جس میں خشوع و خضوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ (ابن ماجہؒ 250، نسائی:5539، صحیح الجامع للألبانیؒ:1297) میرے دوستو اس حدیث کے اندر جن چار دعاؤں کا تذکرہ ہے ان چاروں دعاؤں کی ہم سب کو بہت سخت ضرورت ہے اس لئے آپ سب اس دعا کو ضرور بالضرور یاد کرلیں۔

اب آخر میں رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اے الہ العالمین تو ہم سب کی ٹوٹی پھوٹی دعاؤں کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرمالے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

میری معصوم دعاؤں کو الٰہی سن لے
میری مغموم صداؤں کو الٰہی سن لے

کتبہ

ابومعاویہ شارب بن شاکر السّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث، فتح دروازہ۔آدونی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔آدونی، ضلع کرنول۔آندھراپردیش۔انڈیا

9885294745 Sharibsalafi9885@gmail.com